

کے اصل موضوع سے اُن کا بہت دُور کا تعلق ہے۔

ترتیب کتاب ہی کے سلسلہ میں ایک اور بات ہے۔ جہاں مؤلف نے ”مراکزِ دنیویہ“ کی بحث شروع کی ہے، ضرورت تھی کہ یہ بحث نئے باب سے شروع ہوتی۔ اسی طرح صفحہ ۱۱۵ سے ”علومِ اسناد“ کے بیان کا آغاز نئے باب سے ہونا چاہیے تھا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ کتاب میں علمِ حدیث پر ایک مستقل بحث ہے، جو کاتی طویل ہے، لیکن اسے بھی صفحے کے بیچ سے ذیلی سرخی کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے ابواب کی اس عدم موجودگی سے قاری کو کتاب کے مطالعہ میں دقت ہوتی ہے۔ گو فہرست مضامین سے اس کمی کو پورا کرنے کی ضرورت کوشش کی گئی ہے۔

ایک اور بات بھی اس کتاب کو پڑھتے وقت کھٹکتی ہے۔ اور وہ فاضل مؤلف کی قدیم حنفیت کے

عصبیت ہے۔ موصوف نے جہاں امام مالک، امام بخاری، امام شافعی اور ابابطلواہر کا ذکر کیا ہے، وہاں اس عصبیت کی جھلک نظر آتی ہے۔

کتاب مجلد ہے۔ ضخامت ۲۶۰ صفحے۔ قیمت بارہ روپے۔

تالیف حضرت شاہ عبدالعزیز۔ ترجمہ مولانا عبدالسیح۔

ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ، کراچی۔

بُستانِ المحدثین (اردو)

حضرت شاہ عبدالعزیز نے سب سے پہلے اس کتاب لکھنے کی غرض ان الفاظ میں پیش فرمائی ہے۔

اکثر رسالوں اور تصنیفوں میں ایسی کتابوں سے حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ جن سے لوگ واقف نہیں ہوتے، چنانچہ اس کتاب کی تالیف کا اصل مقصد تو ان کتابوں کا ذکر ہے، مگر اس کے ساتھ ان کتابوں کے مصنفوں کا ذکر

اس لئے کیا گیا ہے کہ ”مصنف سے اُس کی تصنیف کی قدر معلوم ہوتی ہے“۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ حدیث

کی کتابوں کے متون کے علاوہ اس کتاب میں اُن کی بعض شرحوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ کثرتِ شہرت،

و کثرتِ نقل اور اُن پر زیادہ سے زیادہ اعتماد کرنے کی وجہ سے اُن کی اہمیت اصل متون کی ہو گئی ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے امام مالک کی مؤطا کا ذکر ہے۔ ابتدا میں امام صاحب موصوف کے مختصر

حالات ہیں۔ اس کے بعد مؤطا جن سولہ ذرائع سے روایت ہوئی ہے، اُن کا بیان ہے، اور ہر روایت کی

ایک نہ ایک منفرد چیز بھی مذکور ہے۔

اب مؤطا امام مالک کی خصوصیت یہ ہے، جیسا کہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ امام صاحب سے اُن

کے زمانے میں تقریباً ایک ہزار آدمیوں نے ٹوٹا سنی اور اُسے جمع کیا۔ اس کے مقابلے میں باقی جو تین ائمہ مذاہب فقہ ہیں، فاضل مترجم ان ائمہ کی طرف جو سانیہ منسوب ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ”وہ امام خود ان کی تصنیف میں مشغول نہیں ہوئے، بلکہ دوسرے اشخاص نے جو ان کے بعد میں آئے ہیں، ان کی مرویات کو جمع کر کے ”مسند فلان“ نام رکھ دیا۔“

الغرض اس لحاظ سے ٹوٹا حدیث کے باقی سب مجموعوں سے ایک جداگانہ اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ ٹوٹا امام مالک کے بعد سانیہ امام اعظم، مسند امام شافعی اور مسند امام احمد بن حنبل کا مختصراً بیان ہے، اس کے بعد کوئی اسی نوے کے قریب احادیث کے مجموعوں اور ان کی بعض مشہور شرحوں کا ذکر ہے۔ _____ واقعہ یہ ہے زیر نظر کتاب علم حدیث کے مطالعہ کے لئے بے حد مفید ہے، ناشرین نے بڑا اچھا کیا کہ اسے اب شائع کر دیا ہے۔ یہ کتاب آج سے کوئی ۵۴ برس پہلے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم استاد مولانا عبدالسیح صاحب نے ترجمہ کی تھی۔

کتابت، طباعت اور صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ضخامت بڑے سائز کے ۲۲۶ صفحات، کتاب جلد ہے۔ قیمت چھ روپے۔

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، جس میں ڈاکٹر وحید قریشی (مقدمہ نگار) کے الفاظ میں مصنف سید محمد اسلام شاہ

دارالاشکوہ کے مذہبی عقائد

نے دارالاشکوہ کے اعمال سے زیادہ اُس کے عقائد کو موضوع بحث بنایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک یہ سوال بڑا نازک ہے، کیونکہ اس کا سلسلہ مذہبی عقائد کی اس زنجیر سے جاتا ہے جس کے ایک سرے پر اکبر اور دوسرے پر عالم گیر کھڑا ہے۔

اور اتفاق سے ہمیشہ کی طرح آج بھی عالم گیر کے مذہبی عقائد کے دل و جان سے حامی اکثر و بیشتر تمام مسلمان ہیں اور اکبر کے لئے کلمہ خیر کہنے والے شاذ و نادر ہی آپ کو ملیں گے۔ اس لئے دارالاشکوہ جس کا زیادہ تر میلان اکبر کی طرف تھا، عام طور سے مسلمانوں میں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ ڈاکٹر وحید قریشی نے کہا ہے ”دارالاشکوہ قادری سلسلہ سے منسلک تھا، ملا شاہ بدشی کے حلقہ ارادت اور حضرت میاں میر کے سلسلہ تصوف سے متعلق ہونے کے علاوہ صاحب تصنیف بھی ہے۔ دارالاشکوہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے جہاں معاصر تاریخوں کی ورق گردانی ضروری ہے، وہاں خود دارالاشکوہ کی کتابوں کا مطالعہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔“